خطبہ جمعہ

رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کیا گیا ھے

اسی طرح بیکار نوجوانوں کو کام پر لگانے کی طرف بھی توجہ بہت کم ھے۔

اب میں انشاءاللہ تعالیٰ ایسی سکیمیں بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام چل پڑیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاهر احمد خليفة المسيح الرابع ايده الله تعالىٰ بنصره العزيز- فرمودہ ۱۵ر دسمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵ر فتح ۱۳۷۹ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

آج کے مختصر خطبہ کے لئے مَیں نے کوئی نوٹس تیار نہیں کئے۔ایک تو لمبا عرصہ کھڑا ہونے سے ٹانگوں میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے، چلنے سے نہیں اتنی ہوتی جتنا کھڑا رہنے سے ہوتی ہے۔اور اس کی مجھے عادت بھی نہیں رہی بڑی دیر سے ،اس لئے بھی اور ویسے بھی ایک خواب ایسی سنانی ہے ، ایک رؤیا ایسی سنانی ہے جس سے خدا تعالیٰ نے میرے دو سوالات کا جواب دیا ہوا ہے اور مَیں سمجھتا ہوں کہ آج کے لئے وہی کافی ہوگا۔

مجھے خیال تھا کہ مجھے مصروفیتیں بڑھانی چاہئیں۔ یہ سوچتے سوچتے ہی سویا تھا تو رات خواب میں میاں احمد کو دیکھا یعنی میاں غلام احمد صاحب، میاں خورشید احمد صاحب کے چھوٹے بھائی اور وہ ہمیشہ بہت اچھا مشورہ دیا کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق بھی انہی کا مشورہ تھا کہ بجائے اس کے کہ تفسیر صغیر کے پیچھے نوٹس لکھوں مَیں نیا ترجمہ کروں۔ تو الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اس ترجمہ کی توفیق عطا فرمائی اور بہت سے مسائل اس سے حل ہوتے ہیں۔خواب میں میاں احمد ہی دکھائی دئے ۔اور انہوں نے کہا کہ ہمیں آپ کی دو کاموں میں بہت ضرورت ہے۔ مَیں نے کہا کیا کیا کام ہیں۔انہوں نے کہا ایک تو رشتہ ناطہ، رشتہ ناطہ کو بہت زیادہ نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے بہت سی لڑکیاں بے چاری بغیر شادی کے پڑی ہیں، بہت سے لڑکوں کو اپنا مناسب رشتہ نہیں ملتا۔پاکستان میں بھی بہت اچھے اچھے لڑکے ہیں جو اچھا ایک پروفیشن اختیار کر سکتے ہیں اور سادہ مزاج ہیں۔اگر انگلستان کی لڑکیاں ناک بھوں نہ چڑھائیں اور اس رشتہ کو قبول کر لیں تو دونوں کا فائدہ ہے۔ بہر حال اس قسم کی باتیں انہوں نے کیں۔

اور ساتھ ہی یہ کہا کہ دوسرا کام بیکار نوجوانوں کو کام پہ لگانا ہے،اس کی طرف بھی توجہ بہت کم ہے۔ بہت سے اچھے تعلیم یافتہ ہیں جو بے کار ہیں اور ان کو کوئی کام نہیں دیا جا رہا۔یا کسی ملک میں رہتے ہیں جہاں سختی کی وجہ سے ان سے ناانصافی ہو رہی ہے تو ایسے لوگوں کی باہر شادیاں کروا دینا دونوں مسائل کو اکٹھا کر دیتا ہے کیونکہ اپنے ملک سے باہر شادی کریں گے تو باہر والوں کا مسئلہ بھی حل ہوا اور پاکستان کا مسئلہ بھی حل ہوا۔اور ان کو کام پر لگانے کا شعبہ بہت مستعد ہونا چاہئے۔ تو یہی دو باتیں ہیں جو مَیں آپ کو سنانی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خود ہی میرے سوالات کا جواب دیا ہے۔

اب مَیں انشاءاللہ سب سے پہلے تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ امیر صاحب یو۔کے ماشاءاللہ اس کام میں بہت مستعد ہیں اور بہت اچھے فرائض ادا کر رہے ہیں تو ان کے اور بعض دوسرے صائب الرائے لوگوں کے مشورہ سے مَیں انشاءاللہ ایسی سکیم بناؤں گا کہ میری نگرانی میں یہ دونوں کام پھر چل پڑیں۔

تو آپ سے مَیں دعا کے ذریعہ مدد چاہتا ہوں۔جزاکم الله.